دولة الإمارات العربية المتحدة
الهيئة العامة للشؤون الإسلامية والأوقاف

الجمعة: 12 ذو الحجة 1444هـ
الموافق : 2023/6/30م

اپنے مؤمن بھائی کیلئے وہی پسند کرو جو کچھ اپنے لئے پسند کرتے ہو

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، حَثَّنَا عَلَى حُبِّ الْخَيْرِ لِلْآخَرِينَ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، آمَنَّا بِكَ وَبِمَلَائِكَتِكَ، وَكُتُبِكَ وَرُسُلِكَ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، رَضِينَا بِكَ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(**وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ**)(1).

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے مؤمن بھائیو! نبی کریم ﷺ نے شوق دلاتے ہوئے اپنے ایک صحابی سے فرمایا «أَتُحِبُّ الْجَنَّةَ؟». کیا تم جنت میں جانا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: «فَأَحِبَّ لِأَخِيكَ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ»(2). تو تم اپنے بھائی کیلئے وہی چاہو جو اپنے لئے چاہتے ہو، پس مؤمن بندہ اپنے بھائی کیلئے بھی وہی بھلائی اور نعمت چاہتا ہے جو اپنے لئے چاہتا ہے اس کو فائدہ پہونچانے کی خواہش رکھتا ہے اور اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ اس کے بھائی کو کوئی تکلیف یا نقصان پہونچے جس طرح اپنے لئے کسی تکلیف یا نقصان کو ناپسند کرتا ہے اور اس کیلئے توفیق وسعادت کی تمنا کرتا ہے اور کامیابی کی امید رکھتا ہے جس طرح اپنے لئے رکھتا ہے پس اس خصلت کی برکت سے اللہ سبحانہ وتعالی

(1) المائدة: 7.
(2) أحمد: 16706.

اس کو دین ودنیا کی کامیابی عطا کرتا ہےاوراس کیلئے جنت کا فیصلہ فرمادیتاہےرسول اکرم ﷺ کافرمان عالیشان ہے«مَنْ أَحبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ... فَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِى يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ»(1). جوشخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ جہنم کی آگ سے محفوظ رکھا جائے اور جنت میں داخل کردیا جائے...تو اسے لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہیے جو سلوک لوگوں سے اپنے بارے میں چاہتا ہے،بلاشبہ دوسروں کی بھلائی چاہنابہت بڑی نیکی ہے یہ کامل ایمان کی نشانی ہے،نبی رحمت ﷺ کاارشاد ہے:«لَا يُؤْمِنُ أَحدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ»(2)،تم میں سے کوئی کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کیلئے وہی نہ چاہے جواپنے لئے چاہتاہے،الغرض مؤمن بندہ اپنے بھائی کے لئے محبت اوراحترام کاجذبہ رکھتاہے اس کے ساتھ الفت واکرام کامعاملہ کرتا ہے اور اس کی بھلائی کی خواہش رکھتا ہے اور یہ ایمان کا جوہر اور اس کی حقیقت ہے رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:«لَا يَبْلُغُ عَبْدٌ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ»(3). کوئی بھی بندہ ایمان کی حقیقت تک نہیں پہونچ سکتا یہاں تک کہ وہ لوگوں کیلئے وہی خیر اور بھلائی چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔اور ہمارے لئے نبی کریم ﷺ کی ذاتِ بابرکات میں ایک نمونہ ہے آپ کا مبارک عمل ہمارے سامنے ہے چنانچہ آپ

---

(1) مسلم: 1844.
(2) متفق علیه.
(3) ابن حبان: 235.

ﷺ نے سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا «إِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي»[1].
بلاشبہ میں تمہارے لئے وہی پسند کرتا ہوں کیلئے جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں

دوسروں کی بھلائی چاہنے والو! اللہ ربّ العزت نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے
:(وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ) اور نیکی کے کام کیا کرو امید کہ تم فلاح پاؤ گے، اور سب
سے بہتر بھلائی جو مؤمن بندہ اپنے بھائی کے ساتھ کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کی کامیابی پر
خوش ہو اور اللہ نے اس کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان پر حسد نہ کرے بلکہ خوشی کا اظہار کرے
اور اس کیلئے خیر وبرکت کی دعا کرتا رہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ
مِنْ أَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ، فَلْيَدْعُ لَهُ بِالْبَرَكَةِ»[2]. جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے پاس
ایسی نعمت دیکھے جو اسے اچھی لگے تو اسے اس کیلئے خیر وبرکت کی دعا کرنی چاہیے، مؤمن بھائی
کی بھلائی چاہنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اس کی غیر موجودگی میں اس کیلئے دعائے خیر کی
جائے سرور کونین ﷺ نے فرمایا ہے: «دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ
مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ؛ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ
بِهِ: آمِينَ، وَلَكَ بِمِثْلٍ»[3]. مسلمان کی اپنے مسلمان بھائی کیلئے غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے اسکے
پاس ایک فرشتہ مامور ہوتا ہے کہ وہ جب بھی اپنے بھائی کیلئے (غائبانہ) خیر کی دعا کرے تو ڈیوٹی پہ
مامور فرشتہ یہ کہے اللہ تیری دعا قبول کرے اور تیرے لئے بھی اسی طرح کا خیر ہو یا اللہ یا کریم!

(1) مسلم: 1826.
(2) ابن ماجه: 3509.
(3) مسلم: 2733.

ہمیں مسلمانوں سے محبت کرنے والا بنا دے اور ان کی بھلائی کیلئے محنت کی توفیق دیدے نیز ہم سب کو عبادت و اطاعت کی توفیق عطا فرمادے

(سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ العِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ* وَسَلامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ* وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ).

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ جَاءَ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَتَمَامِهَا، وَرَغَّبَنَا فِي حُبِّ الْخَيْرِ لِلْآخَرِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

عزیزانِ گرامی! میرے اسلامی بھائیو! دوسروں کے ساتھ بھلائی کا ایک طریقہ یہ بھی ہے مؤمن بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی آبرو کی حفاظت کی جائے اور اسے رسوا کرنے والی چیزوں سے اس کا دفاع کیا جائے نبی رحمت ﷺ کا فرمان ہے: «مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ؛ رَدَّ اللَّهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ القِيَامَةِ»[1]. جو شخص اپنے بھائی کی عزت و آبرو کا دفاع کرتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس چہرے سے جہنم کی آگ کو دور کردے گا اور اسے محفوظ رکھے گا، لہذا ہم میں سے ہر مسلمان کو دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنی چاہیے اور اس کی خوشحالی اور کامیابی کی خواہش رکھنی چاہیے، پس ملازم پیشہ اپنی ملازمت کے دوران، طلبائے مدراس اپنے ساتھیوں کے ساتھ اور فیملی کا ہر فرد ایک دوسرے کے ساتھ الفت و محبت کا معاملہ کرے اور سب کا بھلا چاہے، اسی طرح ہم جس سے بھی ملیں اور زندگی کے معاملات میں جس سے بھی ہمارا سابقہ پڑے ہم اس کا بھلا چاہیں اور اس کے

---

(1) الترمذي: (327/4).

ساتھ وہی سلوک کریں جو سلوک اس کی طرف سے اپنے بارے میں چاہتے ہیں الغرض ہم کو تمام لوگوں کی بھلائی کی خواہش رکھنی چاہیے اور ان کے ساتھ ہمدردی اور بھلائی کرنی چاہیے اور اس کو اپنی زندگی کی ثقافت کا حصہ بنانا چاہیے اور اسی خوبی پر اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی تربیت کرنی چاہیے اس کی بدولت لوگوں میں محبت وسعادت مندی عام ہوگی اور معاشرے کو فلاح و بہبود حاصل ہوگی: هَذَا وصلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)[1]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرَاتِ أَوْفَرَهَا، وَمِنَ الْأَخْلَاقِ أَكْمَلَهَا، وَنَسْأَلُكَ السَّعَادَةَ فِي الدُّنْيَا، وَالْفَوْزَ فِي الْآخِرَةِ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايِد وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ أَدِمْ على دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، والرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيْخ راشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَالشَّيْخ خَلِيفَة بْن زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(1) الأحزاب : 56 .